از افادات مقدسہ حضرت تاج الشریعہ علامہ شاہ رفاقت حسین صاحب مفتی اعظم کانپور

قادری کتب خانہ مسجد چوراہا مول گنج کانپور

الیاسی جماعت

از افادات مبارکہ

حضور مفتی اعظم کانپور

قادری کتب خانہ مسجد چوراہا مول گنج (کانپور)

قیمت ۳۰ پیسے

بار ہشتم

عرضِ ناشر

ہر دور اور ہر عہد میں کچھ ایسے افراد جنم لیتے رہے جن کا مقصد حیات حب جاہ اور طمع دنیا تھی اور اسکے حصول میں دیگر قربانیوں کے ساتھ ایمان جیسی متاع عزیز کی قربانی کو بھی انھوں نے انگیز و برداشت کرلیا۔ اور حکومت وقت کے اشارہ پر افراد و معاشرہ کے اتحاد و اتفاق کو پامال کردیا۔

انھیں مذکورہ صفات کی حامل دور حاضر کی ایک شخصیت مولوی الیاس کاندھلوی کی تھی۔ انھوں نے اپنے دیوبندی اکابرین کے اتباع میں حکومت برطانیہ کے ایما پر اُمت مسلمہ کے شیرازہ کو بکھیرنے کے لئے ایک تحریک چلائی اور اسکا نام "تبلیغی جماعت" رکھا۔ اور بستی حضرت نظام الدین اولیا اسکا مرکزی مقام قرار پایا۔ اس تحریک کے مقاصد کو سمجھنا اور اسکی روح تک رسائی حاصل کرلینا ہر شخص کے بس کی بات نہیں بظاہر اس تحریک کے کارکن یہ کہتے ہیں کہ ہماری تحریک کا مقصد، نصب العین اور طریقہ کار صرف یہ ہے کہ مسلمان کلمہ پڑھیں نماز کے پابند ہوجائیں اور احکام مسلم ان کا شیوہ زندگی ہو۔ مگر اُن کا یہ کہنا حقائق سے گریز اور فریب ہے کیونکہ اس تحریک کو روشناس کرانے والی کتابیں بتاتی ہیں کہ اس کا مقصد اور مرکزی مطمح نظر اس کے علاوہ کچھ اور ہی ہے۔

دیوبندی تحریک کی ابتدا ہندوستان میں مولوی اسمٰعیل جیسے ننگِ اسلاف

اور اُن کے نا آشنائے علم وعرفان پیر سید احمد رائے بریلوی سے ہوئی تھی اور ان دونوں کی انگریز دوستی اور مسلم[1] دشمنی تاریخی حقائق کی روشنی میں آفتاب نیمروز سے بھی زیادہ روشن ہو چکی ہے۔ چونکہ یہ تحریک اپنی اسلام دشمنی میں بہت زیادہ بدنام ورسوا ہو چکی تھی۔ اسلئے عوام وخواص دونوں ہی ان سے تنفر برتنے لگے اور ان کی لادینی مساعی کو ناکام بنانے کے لئے علمی وقولی جدوجہد کرنے لگے۔ باطل پرستوں نے جب دیکھا کہ ہماری تحریک کے اغراض ومقاصد کے راز آشکارا ہو چکے تو اُنھوں نے اپنے باطل عقائد ونظریات کی تبلیغ واشاعت کیلئے "نیا جال لائے پرانے شکاری" کے مصداق اپنے چہروں پر زہد وتقویٰ کا مصنوعی نقاب ڈال لیا اور بجائے کافروں کے مسلمانوں ہی کو کافر سمجھ کر کلمہ پڑھانا شروع کر دیا۔

ضرورت تھی کہ اس تحریک کے مقاصد اور لادینی تصورات کی نقاب کشائی کوئی ایسی بالغ نظر شخصیت کرے جسکی نگاہ تحریک کے ہر حرکت وعمل پر ہو۔ تاکہ بھولی بھالی قوم مسلم کے وہ افراد جو اپنی لاعلمی کی وجہ سے ان کے دام تزویر میں پھنس گئے ہیں ان کی تخریبی کارروائیوں سے آگاہ ہو کر کنارہ کشی کر لیں۔ چنانچہ اللہ کا لاکھ لاکھ شکر و احسان ہے کہ اس اہم امر کی جانب سیدنا الامام ناصر الملۃ والدین بدر العرفا حضرت مولانا الحاج المفتی الشاہ رفاقت حسین صاحب قبلہ دامت انوارہم القدسیہ مفتیٔ اعظم کانپور نے توجہ فرمائی اور زیر نظر کتاب "الیاسی جماعت" قلم برداشتہ سپرد تحریر فرما کر اس تحریک کے مقاصد کو عریاں کر دیا جو حضرت اقدس مدظلہ جیسے عارف ہی کا کام تھا

محمود احمد آبرؔ قادری
ناظم ادارہ احسن المعارف کانپور

---

[1] مولوی اسمٰعیل اور اُنکے پیر کی سرحدی مسلمانوں کے خلاف جنگ اُنکی مسلم دشمنی کا تاریخی ثبوت ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی ونسلم علی حبیبہ الکریم وعلی آلہ واصحابہ اجمعین

تبلیغی جماعت ایک ایسی نقاب پوش جماعت ہے کہ اسکی اصلی خط وخال تک رسائی ہرکس وناکس کا کام نہیں۔ اسکی نقاب ہی اتنی دلفریب وجاذب نظر ہے کہ نگاہ اسی میں پیوست ہو کر رہ جاتی ہے۔ اندرون در رسائی اُسوقت ہوتی ہے جب اُس کے جوارح مفلوج ہوجاتے ہیں۔ حسن وقبح، حق وباطل میں تمیز کی قوت باقی نہیں رہتی۔ اسلئے ضرورت ہے کہ تیز نظر حضرات جن کی نگاہیں حجابات کو چاک کر کے اصل حقیقت تک جا پہنچتی ہیں وہ اپنے تجربات سے عام مسلمانوں کو روشناس کرائیں تاکہ عوام اسکی دلفریبی اور عیاری سے آگاہ ہو کر اپنے ایمان وایمانیات کو محفوظ رکھ سکیں۔

کیا تبلیغی جماعت کا صرف یہی کام ہے کہ نماز وکلمہ کی تبلیغ کریں۔ انھیں کسی مسلک یا اختلافی مسائل سے کچھ دلچسپی نہیں؟ اسکا جواب بانی جماعت مولوی الیاس صاحب کی زبانی سنیئے :- کلمہ ونماز کی تلقین وتعلیم گویا ہمارے پورے نصاب کی "الف ب ت ہے" ملفوظات ص[۳۱]

گرچہ تبلیغی جماعت کے مبلغین جب مسلمانوں کی آبادی میں پہنچتے ہیں اور اُن سے مسائل میں گفتگو شروع کی جاتی ہے تو وہ یہی کہتے ہیں کہ ہم صرف کلمہ ونماز کی تبلیغ کرتے ہیں۔ باقی جو کچھ آپ کرتے ہوں کیئے جائیں۔ ہمیں اس سے بحث نہیں۔ "ملفوظات" کی اس عبارت نے مبلغین کے فریب کا پردہ چاک کر دیا۔ اب یہ سوال باقی رہا کہ جب تبلیغی جماعت کا اصل مقصد نماز کی تبلیغ نہیں۔ حالانکہ وہ نماز ہی کو پیش پیش رکھتے ہیں تو پھر اصلی

مقصد کیا ہے؛ اسکو بھی مولوی الیاس صاحب ہی کی زبانی سنئے:

"حضرت مولانا تھانوی..... نے بہت بڑا کام کیا ہے۔ بس مرا دل چاہتا ہے کہ تعلیم تو اُنکی ہو اور طریقۂ تبلیغ مرا ہو کہ اس طرح اُن کی تعلیم عام ہو جائے گی۔" (ملفوظات ص۵۷)

معلوم ہوا کہ بانئ جماعت کا دلی مقصد تھانوی صاحب کے مسلک کو عام کرنا ہے۔ مگر تھانوی صاحب کے نام پر نہیں کیونکہ وہ کافی بدنام ہو چکے ہیں۔ بات تھانوی کی ہو، مگر غلاف مولوی الیاس صاحب ہوں۔ اس طرح تھانوی مسلک عام ہو جائے گا۔ عوام الیاسی غلاف کی پر فریب دلکشی میں محو ہو کر مخمور ہو جائیں گے۔ جسے شکاری بآسانی اپنے قبضہ میں لاسکے گا۔ اب تھانوی مسلک کے کچھ دفعات ملاحظہ فرمائیے اور غور کیجئے۔ کہ اسلام سے کتنا دور یا قریب ہے؟

"جتنی رسمیں سنت کیخلاف رائج ہو رہی ہیں سب کو چھوڑدو خواہ وہ دنیا کے رنگ میں ہوں یا دین کے رنگ میں۔ جیسے مولد، فاتحہ، عرس......"

آگے لکھتے ہیں

"عقیقہ وختنہ وبسم اللہ کے مکتب میں جمع ہونا یہ سب ترک کردو۔ نہ اپنے گھر کرو نہ دوسرے کے یہاں شریک ہو یا غمی میں تیجا، دسواں، چالیسواں وغیرہ، شب برات کا حلوہ یا محرم کو تیوہار منانا نہ خود کرو نہ دوسرے کے یہاں جاکر ان کاموں میں شریک ہو۔" (قصد السبیل ص۱۹)

یہ ہے تھانوی مسلک جسے الیاسی جماعت مسلمانوں پر لادنا چاہتی ہے۔ ذرا اس عبارت پر خصوصی توجہ فرمائیں "عقیقہ وختنہ وبسم اللہ کے مکتب میں جمع ہونا یہ سب ترک کردو" غور کیجئے کیا بنانا چاہ

رہے ہیں، مسلمانوں کا تعلق بزرگان دین سے یہ اُن کے ایمان و اخلاص کا ضامن ہوتا ہے۔ ان کی کتابیں ان کی صحبت کا فائدہ پہونچاتی ہیں۔ تھانوی صاحب اس کتاب کے اسی صفحہ پر لکھتے ہیں "تصوف کی کتابیں مت دیکھو"۔ اب سوال یہ ہے کہ بزرگان کی کتابیں نہ دیکھی جائیں تو پھر کیا دیکھیں۔ تھانوی صاحب اسی کتاب کے صفحہ ۳۲ میں لکھتے ہیں۔

"بہشتی زیور ایک کتاب ہے اسکو یا تو پڑھ لو یا سن لیا کرو اور اسپر چلا کرو"

مطلب یہ ہوا کہ تمام دنیائے اسلام سے منھ موڑ کر صرف تھانوی بہشتی زیور میں منہمک ہو جاؤ نہ کچھ اور دیکھو نہ اور سنو۔ بہی بہشتی زیور کو حرز جان بنائو۔ اور اسی کے مسئلہ پر چلا کرو نمونہ کے طور پر ایک مسئلہ سن لیجئے۔ کیونکہ عموماً اسکی ضرورت واقع ہوتی رہتی ہے۔ کبھی ہاتھ میں پیشاب، پاخانہ، آدمی یا جانور کی نجاست لگ جائے تو کیسے پاک کیا جائے؟ تھانوی صاحب کی اسی بہشتی زیور حصہ دوم ص۱۸ میں ہے:

"مسئلہ: ہاتھ میں کوئی نجس چیز لگی تھی۔ اس کو کسی نے زبان سے تین دفعہ چاٹ لیا۔ تو پاک ہو جاوے گا۔ مگر چاٹنا منع ہے":

تھانوی صاحب نے اسی بہشتی زیور حصہ اول ص۳۷ میں کافر مشرک بنانے کی ترکیب بھی لکھی ہے۔ ملاحظہ فرمایئے۔

"سہرا باندھنا علی بخش، حسین بخش، عبد النبی وغیرہ نام رکھنا۔ یوں کہنا کہ خدا اور رسول چاہے گا تو فلانا کام ہو جائے گا"

یہ تھانوی مسلک ہے، جسے تبلیغی جماعت پھیلانے کے لئے در بدر جگہ لگا رہی ہے۔ تھانوی صاحب کے اُستاد اور دیوبندی وہابی کے امام دوم کے دادا کا نام پیر بخش تھا۔ جو اس قاعدہ سے مشرک ہوئے۔ اور مشرک کو مسلمان مان کر پیوتے پڑپوتے، شاگرد در شاگرد

سب ہی اس شرک خفی میں آ گئے۔

تھانوی صاحب کی ایک تحریک نبوت بھی تھی۔ گرچہ مرزا غلام احمد قادیانی کی وجہ سے اُن کی تحریک ماند پڑ گئی۔ تھانوی صاحب کے رسالہ "الامداد" ۳۵ھ میں اُن کا ایک مرید لکھتا ہے:۔

"رسالہ حسن العزیز کو اُٹھا کر اپنے سر کی جانب رکھ لیا اور سو گیا۔ کچھ عرصہ کے بعد خواب میں دیکھتا ہوں کہ کلمہ شریف "لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ" پڑھتا ہوں لیکن محمد رسول اللہ کی جگہ آپ کا نام لیتا ہوں۔ اتنے میں دل کے اندر خیال پیدا ہوا کہ تجھ سے غلطی ہوئی۔ کلمہ شریف کے پڑھنے میں اسکو صحیح پڑھنا چاہیئے۔ اس خیال سے دوبارہ کلمہ شریف پڑھتا ہوں دل پر تو یہ ہے کہ صحیح پڑھا جاوے لیکن زبان سے بیساختہ بجائے رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے نام کے اشرف علی نکل جاتا ہے۔ حالانکہ مجھ کو اس بات کا علم ہے کہ اس طرح درست نہیں۔ لیکن بے اختیار زبان سے یہی کلمہ نکلتا ہے۔" پھر آگے لکھتا ہے۔ "لیکن حالت بیداری میں کلمہ شریف کی غلطی پر جب خیال آیا، تو اس بات کا ارادہ ہوا کہ اس خیال کو دل سے دور کیا جائے۔ اسواسطے کہ پھر کوئی ایسی غلطی نہ ہو جاوے۔ بایں خیال بندہ بیٹھ گیا اور دوسری کروٹ لیٹ کر کلمہ شریف کی غلطی کے تدارک میں رسول اللہ صلے اللہ تعالے علیہ وسلم پر درود شریف پڑھتا ہوں لیکن پھر بھی یہ کہتا ہوں "اللھم صل علی سیدنا ونبینا ومولانا اشرف علی" حالانکہ اب بیدار ہوں خواب نہیں۔ لیکن بے اختیار ہوں مجبور ہوں۔ زبان اپنے قابو میں نہیں۔ اس روز ایسا ہی کچھ خیال رہا۔"

اس مرید نے اشرفعلی کی رسالت کا خواب دیکھا۔ اسکا کلمہ پڑھا۔ مگر غلطی کا احساس کرتا رہا۔ سب بیدار ہو اجب بھی اوسی کلمہ کی رٹ رہی۔ پھر درود شریف پڑھا تو "نبینا اشرفعلی" ہی کہا۔ مگر غلط سمجھتا رہا۔ اور دن بھر اسی کلمہ و درود میں مبتلا رہا۔ جاگ رہا ہے بیداری میں پڑھ رہا ہے۔ زبان سے نکل ہی جاتا ہے۔ مگر بری چیز سمجھ کر اپنے پیر جی کو لکھتا ہے۔ چونکہ اس میں پیر تھانوی کی نبوت و رسالت کا اعلان تھا۔ اسلئے پیر جی نے اسکو اپنے رسالۂ "الامداد" میں چھاپ دیا۔ اور اپنا جواب بھی ساتھ ہی شائع کر دیا۔ جواب پڑھیے اور سر دھنئے:

"جواب: اس واقعہ میں تسلی تھی کہ جس کی طرف تم رجوع کرتے ہو۔ وہ بعونہ تعالیٰ متبع سنت ہے۔ ۲۴ شوال ۱۳۳۵ھ"

یہ تھانوی صاحب کا جواب ہے کہ تمہارا کلمہ درود سب ہی تسلی بخش ہے۔ اور جس طرح مرزا غلام احمد قادیانی نے دعویٰ کیا تھا کہ مجھے جو نبوت و رسالت و ہمکلامی ملی وہ متبع سنت ہونے کی وجہ سے ملی۔ وہی علت مولوی اشرفعلی تھانوی میں بھی ہے۔ متبع سنت ہے لہذا سنت قادیانیت کے مطابق انکو بھی نبوت و رسالت ملنی ہی تھی وہ مل گئی۔ معاذ اللہ۔

مرید بیچارہ تو گھبرا رہا تھا۔ کچھ خوف کھا رہا تھا۔ مگر پیر جی نے ایسا نسخہ تجویز کیا کہ پوری تسلی ہو گئی۔ اُمت وہابیہ دیوبندیہ کو معلوم ہو گیا کہ لدھیانہ کی صدائے نبوت کو تھانہ بھون کی تائید حاصل ہے۔ قادیانیوں کے کفر کا فتویٰ متفق علیہ ہے۔ حالانکہ ان کے ہاں یہ نیا کلمہ نہیں۔ گر دعویٰ نبوت ہے۔ پھر بھی وہ کافر و مرتد ہے۔ علماء دیوبند بھی اس کے کافر مرتد ہونے کا اعلان کر چکے۔ مگر یہ تھانوی صاحب با وجود جدید کلمہ و درود کے،

بھی علمائے دیوبند کے فتوے سے محروم رہے۔ یہاں علماء دیوبند کی زبان گنگ رہی
یہ مسلک ہے تھانوی صاحب کا۔ جسے الیاسی جماعت پھیلانے کا عزم کرچکی ہے۔
انہی تھانوی صاحب کی ایک کتاب "حفظ الایمان" ہے، جس میں رسول اللہ
صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا علم غیب بیان کرتے ہوئے لکھ مارا۔

"آپ کی ذات مقدسہ پر علم غیب کا حکم کیا جانا، اگر بقول زید صحیح ہو،
تو دریافت طلب یہ امر ہے کہ اس غیب سے مراد بعض غیب ہے یا کل غیب
اگر بعض علوم غیبیہ مراد ہیں تو اسمیں حضور کی ہی کیا تخصیص ہے۔ ایسا علم
غیب تو زید و عمرو، بلکہ ہر صبی و مجنون، بلکہ جمیع حیوانات و بہائم کے لئے بھی حاصل ہے"

یہ تحریک ہی تھانوی صاحب کی کہ علم غیب ہر کس و ناکس بچہ پاگل جانور سب کو حاصل ہے مرغ نبی کیلئے ماننا شرک ہے
یہ وہی توہین آمیز کفری عبارت ہے۔ جس میں نبی کے علم کو پاگل اور جانور جیسا
بتایا۔ جب یہ عبارت عرب و عجم کے علماء کے سامنے پیش ہوئی۔ تو تمام علماء اہلسنت
نے تھانوی صاحب کے کفر و ارتداد کا فتوے دیا۔ اسی کفری بولی کو اچھالنے کے لئے
تبلیغی جماعت قائم ہوئی۔

آپ کو تعجب ہوگا کہ تھانوی صاحب اتنے پڑھے لکھے ہو کر ایسی گمراہی اور بیدینی
کی بولی کیسے بول رہے ہیں؟ تو سلیا فواس پر تعجب نہ کرو۔ بیٹ تیرا برا ہو کا وظیفہ پڑھو
غالباً اسی نے تھانوی کو ایسی گندی گھنونی بولنے لکھنے پر مجبور کیا تھانوی کے
بھائی سی، آئی، ڈی کے بڑے آفیسر تھے۔ تھانوی صاحب کو گورنمنٹ برطانیہ نے
اپنے مقصد کے لئے استعمال کرنا چاہا۔ تو اس ارزانی کے دور میں چھ سو روپے ماہوار پر
طے پایا جو ہمیشہ تھانوی صاحب کو ملا کئے۔ آپ خود غور کریں کہ انگریز اپنی رقم دین اسلام

کے فروغ و ترقی پر خرچ کریں گے یا اسلام اور مسلمانوں کی تخریب و بربادی کیلئے استعمال کریں گے۔

اصل واقعہ مولوی عثمانی اور حفظ الرحمن صاحب کی زبانی سنئے۔

"دیکھئے حضرت مولانا اشرف علی تھانوی ہمارے آپ کے مسلم بزرگ و پیشوا تھے ان کے متعلق بعض لوگوں کو یہ کہتے ہوئے سنا گیا کہ ان کو چھ سو روپے ماہوار حکومت کی جانب سے دیئے جاتے تھے۔ اسی کے ساتھ وہ یہ بھی کہتے تھے کہ مولانا تھانوی کو اسکا علم نہیں تھا کہ روپیہ حکومت دیتی ہے۔ مگر حکومت ایسے عنوان سے دیتی تھی کہ ان کو اسکا شبہ بھی نہیں گزرتا تھا۔" مکالمۃ الصدرین ص۱

یہی چھ سو ماہوار ہے جس نے دین وضمیر کے خلاف کہنے لکھنے پر اکسایا۔ حکیم الامۃ کا تقوی اور سچائی بھی ملاحظہ فرمائیے کہ زندگی بھر ماہانہ چھ سو روپے ہضم فرماتے رہے اور یہ بھی نہ پوچھا کہ کیسی کمائی کا ہے۔ کس ولی کامل کے ہاتھ سے مل رہا ہے۔ جو اس عبادت خاصہ کو اتنے پردہ راز میں رکھا گیا کہ حیا لور اور باگل کے علم غیب کا سراغ لگانے والا اپنے اوپر ماہانہ وارد ہونے والے طلائی ولقرئی دست غیب کو نہ پرکھ سکا۔ اور نہ اس کے تختہ مشق بننے سے بچنے کی کوئی راہ نکالی۔

اسی انگریزی عطیہ کی فیکٹری سے ڈھلے ہوئے سائل کو تبلیغی جماعت نے پروان چڑھانے کی ٹھانی ہے۔ مگر ان کے نام پر نہیں کیوں کہ اس چھ سو ماہوار نے ان کا بھرم فاش کر دیا۔ اب ان کی اشاعت الیاس صاحب کے نام سے ہوگی۔ کیونکہ یہ خود اور ان کی ساری پارٹی بلاشکم کے انسانی مجسمہ ہیں۔ لہذا الزام بسلسلہ شکم آتا۔

اُس سے تو یہ۔ اور اُن کی پارٹی بکفلم سہرا رہا اور ہندوستان کے طول وعرض میں یہ تسلیم بھی کر لیا گیا کہ یہ نہ کھانے کے محتاج نہ دولت کے طالب۔ کرایہ دیئے سے بے نیاز۔ کیونکہ دہلی، بھوپال سے آسام تک مہینے میں دو دو بار پاپیادہ چکر لگاتے ہیں۔ کھانے کا کوئی سوال ہی نہیں کہ نہ آنت ہے نہ دانت۔ شاید اس تصبہ میں جہاں کھانے کی گنجائش نہیں وہاں ایمان کے لئے بھی کوئی سوراخ نہیں۔

الغرض ان الیاسی جماعت نے اپنے فارمولا کو منظر عام پر لانے کے لئے بہت ہی خوشنما، جاذب نظر لبادہ استعمال کیا۔ اور یقین بھی کر لیا کہ اب ہمارے اندرونی حالات کو کوئی نگاہ نہیں پا سکتی۔ پھر کیا تھا ملک کے گوشہ گوشہ کو چھان مار، اختلاف مراکز قائم کئے۔ کچھ امیر بنے۔ کچھ مامور۔ ٹولی بنا بنا کر ایمان لوٹنے کے لئے لیٹرے اُٹھ کھڑے ہوئے۔ علماء اسلام ان کی بے نیازی دیکھ کر مشکوک ہوئے۔ حقیقت حال تک پہونچنے کی کوشش کی۔ جویندہ یابندہ کی مثل صادق آئی۔ اس الیاسی جماعت کا بھانڈا پھوٹا۔ کہ یہ جماعت دین کی اشاعت نہیں بلکہ اپنے قدیم محسن انگریز کی مشن کو کامیاب بنانے کے لئے ہے۔ ہر انگریز بلکہ ہر ظالم حکمران کی یہی خواہش ہو گی کہ عوام کا اتحاد و اتفاق ختم ہو کر باہمی رنجش و اختلاف جنم پائے اس طرح حکومت کا پنجہ مضبوط ہو اور عوام کی جمعیت و تنظیم خاک میں ملجائے۔ گھر گھر محلہ محلہ نفرت و عداوت کا آماجگاہ بنجائے۔ چنانچہ اس جماعت نے یہ پارٹ خوب ادا کیا۔ اب دیکھئے گھر گھر میں جھگڑا پھیلا ہوا ہے۔ باپ کہتا ہے میلاد پڑھیں گے۔ بیٹا کہتا ہے مشرک ہو گئے۔ بھائی کہتا ہے فاتحہ کریں گے۔ دوسرا بھائی محض ونا پاک کہہ کر عداوت کی بنیاد ڈالدیتا ہے۔ چچا یارسول اللہ کہتا ہے۔ بھتیجا شرک بتاتا ہے۔ اُستاد شفیع المذنبین کہتا ہے۔ شاگرد

اس کو ابو جہل بتاتا ہے۔ دادا خاتم النبیین مانتا ہے۔ پوتا دوسرے نبی کا کلمہ الاپ رہا ہے۔ گھر گھر فتنہ کھڑا کر دیا۔ مسلمانوں کے کردار و عقائد سنبھالنے کی کوئی سعی نہیں شراب جوا سود حرام کاری روکنے کی کوئی اسکیم نہیں۔ غیر مسلم تیوہار منانے کوئی پرہیز نہیں۔ بلکہ حکم صادر فرمائیں۔ زبان جب کھلے گی تو میلاد و فاتحہ پر۔

بیچ میں ایک کتاب اور پڑھئے۔ جس کا نام ہے "ہندو راج اور مسلمان" اسکے صفحہ ۳۲ پر ہے:

"ہندو مسلمان، سکھ، عیسائی پارسی وغیرہ، سب آپس میں مل جل کر ہولی دیوالی، دسہرہ۔ محرم۔ گرپرب اور بڑا دن خوشی سے منائیں"

اسکی تصدیق حسین احمد صاحب ٹانڈوی ننگ اسلاف ان لفظوں سے کرتے ہیں، پڑھئے اور شیخ الاسلام وہابیہ کی داد دیجئے۔

"میرے نزدیک یہ رسالہ ملک اور دیش کے لئے بہت مفید اور کارآمد ہے۔ مجھے یقین ہے کہ اگر دیش کے لوگ اس پر عمل پیرا ہوں تو بہت جلد دیس آگے بڑھ سکتا ہے۔ یہ دیش ہمیشہ سے مختلف، خوبصورت گلدستوں کی طرح رہا ہے"

اس کے آگے ہندوستان کا جغرافیہ بیان کرنے کے بعد اس طرح دستخط کیا

"میں ہوں دیش کا سیوک
ننگ اسلاف حسین احمد (مدنی)
۵ر جنوری سنہ ۱۹۵۱ء"

یہ وہابی دھرم کے احکام خصوصی ہیں۔ ہولی مناؤ۔ مگر عید میں مصافحہ معانقہ حرام دیوالی جگاؤ۔ مگر شب برات کا حلوہ حرام۔ دسہرے کا جشن مناؤ مگر گیارھویں حرام۔ گرپرب مناؤ۔ مگر عید میلاد النبی صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم حرام۔ بڑا دن مناؤ۔ مگر بارھویں حرام۔ کیا مسلمان اتنا کوڑھ مغز ہو گیا ہے کہ وہابی دیوبندی اسکیم کو سمجھ نہیں پاتا۔

اب وہ لبادہ اُٹھا کر دیکھئے۔ کیا نظر آتا ہے۔ جماعت الیاسی کس کی قائم کی ہوئی اور کس کی امداد کی مرہون منت ہے؛ وہی کتابچہ پڑھئے جسے دیوبند کا دل و دماغ اکٹھا ہو کر مرتب کر رہا ہے۔ جس سے رازہائے درون خود بخود آشکار ہوتے جاتے ہیں۔ اس کا نام ہے۔ مکالمۃ الصدرین۔ صفحہ ۸ پڑھئے۔

"مولانا حفظ الرحمٰن صاحب نے کہا۔ الیاس صاحب کی تبلیغی تحریک کو ابتداء حکومت کی جانب سے بذریعہ حاجی رشید احمد صاحب کچھ روپیہ ملتا تھا پھر بند ہو گیا"۔

یہ شہادت بھی کچھ کم نہیں۔ ایم۔ پی صاحب کی شہادت ہے۔ پھر اُس پر درجن بھر چوٹی کے لیڈران دیوبند کی تائید۔

یہ ہے الیاسی جماعت۔ جسے گورنمنٹ برطانیہ نے قائم کرایا۔ اب آپ سمجھیں کہ برطانوی گورنمنٹ دین اسلام اور مسلمان کی تائید و اشاعت و اصلاح کی خاطر رقم خرچ کرتی رہی۔ یا مسلمانوں کی تباہی۔ بربادی۔ پھوٹ۔ نفاق پیدا کرنے کے لئے خرچ کرتی رہی؛

اس کا فیصلہ خود کرو اور یہ بھی دیکھو کہ گورنمنٹ، یہ کام کس سے لیتی رہی؟

غالباً جب انگریزوں نے دیکھا کہ ہمارے روپے سے تھانوی مذہب کی اشاعت ہو رہی ہے۔ جس سے مسلمانوں میں کافی پھوٹ پڑ گئی۔ مگر ایسا نہ ہو کہ تھانوی صاحب اس رقم کا سراغ لگا لیں اور ناخوش ہو کر اپنی تحریک کا رخ موڑ دیں۔ کیونکہ ایسا خیال پیدا ہونا کچھ بعید نہیں۔ جانفشانی و رسوائی سے مسئلے ہم گھڑیں۔ اور رقم نقد الیاس صاحب لیجائیں۔ لہذا گورنمنٹ نے الیاسی جماعت کی نیو مضبوط کرنے کے بعد اپنا عطیہ بند کر کے ہیڈ کوارٹر یعنی تھانوی صاحب کی طرف منتقل کر دیا۔ جسے وہ تا دم مرگ ہضم فرماتے رہے۔

اتنی بڑی رقم کے جب پابندی سے آتا دیکھ کر، لوگوں نے سوال کیا کہ جناب یہ پیسے کہاں سے آتے ہیں؟ تو تھانوی صاحب نے فرمایا۔ مجھے نہیں معلوم کہاں سے آتے ہیں؟ سبحان اللہ! زندگی بھر نامعلوم رقم آتی رہی اور لیتے رہے۔ قربان جائیے اس سچائی اور بھولے پن پر۔ کہ کبھی پوچھنے کا خیال ہی پیدا نہ ہوا۔ اور کیوں ہوتا سوال تو لاتعلمون میں ہے۔

اب تھوڑی سی توجہ اس طرف دیجئے کہ کیا واقعی الیاسی جماعت کے نزدیک نماز کی کوئی اہمیت ہے؟

گرچہ ملفوظات کی سابقہ عبارتیں اس کے جواب میں کافی ہیں۔ مگر ایک حوالہ اور پڑھئے اور اندازہ لگائیے کہ نماز کی اہمیت ہے یا اپنی اسکیم میں پھانسنے کی؟ الیاس صاحب کا ایک اصطلاحی لفظ یاد رکھئے، وہ ہے "دین"۔ دین اُن کے نزدیک ـــ تھانوی مسلک کا نام ہے، اب ان کی عبارت پڑھئے۔

"دین کی دعوت کا اہتمام میرے نزدیک اس وقت اتنا ضروری

ہے کہ اگر ایک شخص نماز میں مشغول ہو، اور ایک نیا آدمی آئے اور واپس جانے لگے، اور پھر اسکے ہاتھ آنے کی توقع نہ ہو تو میرے نزدیک اس وقت نماز کو درمیان سے توڑ کے اس سے دینی باتیں کر لینی چاہئیں۔ اور اس سے بات کر کے یا اس کو روک کے اپنی نماز پھر سے پڑھنی چاہیئے"۔

(ملفوظات ص۱۷۱)

اب تو کسی الیاسی کو یہ کہنے کا موقع نہ رہا کہ ہم نماز و کلمہ ہی کی تلقین کرتے ہیں یا اور صرف اسی کام کے لئے ہی نکلتے ہیں۔ کیونکہ ان کے نزدیک نماز سے بھی بڑھ کر کوئی کام ہے۔ جس پر نماز قربان کر دی جائے تو وہ ہے تھانوی مسلک کی تبلیغ و اشاعت

فی الحال ایک مختصر سی فہرست الیاسی جماعت کی، جو ان حوالجات سے ظاہر ہے ملحوظ کر لیجئے۔ پھر کسی فرصت میں تفصیل بھی آجائے گی۔

الیاسی جماعت کے کارہائے کردنی

۱۔ مولود۔ فاتحہ۔ عرس بند کرانا۔

۲۔ عقیقہ۔ ختنہ۔ بسم اللہ کے مکتب میں جمع ہونا بند کرانا

۳۔ تیجہ۔ دسواں۔ چہلم۔ شب برات۔ محرم کو یک قلم بند کرانا۔

۴۔ تصوف کی کتابوں سے مسلمانوں کو برگشتہ کرانا۔

۵۔ علی بخش۔ نبی بخش۔ حسین بخش۔ پیر بخش۔ عبد النبی نامی لوگوں کو کافر مشرک کہنا۔

۶۔ شادی میں سہرا باندھنے والوں کو مشرک کافر جاننا۔
۷۔ اللہ و رسول کا نام ساتھ لینے والوں کو کافر مشرک سمجھنا۔
۸۔ اشرفعلی صاحب کے نام کا کلمہ و درود پڑھوانا۔
۹۔ نئی نبوت کا داغ بیل ڈالنا۔
۱۰۔ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علم غیب کو۔ بچوں۔ دیوانوں۔ جانوروں جیسا سمجھنا۔
۱۱۔ ہولی۔ دیوالی گرپرب۔ دسہرہ۔ بڑا دن۔ ان تہواروں کو رائج کرنا منوانا
۱۲۔ میلاد شریف بارھویں ربیع الاول۔ گیارھویں ربیع الآخر۔ چھٹی رجب۔ ستائیس رجب۔ ۱۵ شعبان شب برات۔ محرم کی سبیل۔ ذکر شہادت۔ سب کو بند کرنا۔

اس فہرست سے جن کو اتفاق ہو۔ وہ ایسی جماعت کے ممبر بن سکتے ہیں اور جنھیں ان اغراض فاسدہ اور اقوال نجسہ اور مخرب دین تحریک سے نفرت ہو وہ لاحول پڑھتے ہوئے۔ اپنی بیزاری کا ثبوت دے کر کنارہ کش ہو جائیں۔ اسی میں امن و نجات ہے۔ فقط

واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب وصلے اللہ تعالیٰ علی
خیر خلقہ سیدنا محمد وآلہ واصحابہ وسلم

فقیر رفاقت حسین غفرلہٗ

(لیتھو برقی پریس نئی سڑک کانپور)